مرزا قادیانی کی خوراک

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ فون 2329

وہ بھوکا تھا---- بہت بھوکا

وہ حریص تھا---- بہت ہی حریص

اس کا پیٹ خواہشات کا پہاڑ تھا--- بہت بڑا پہاڑ--- شاید ہمالیہ سے بھی بڑا۔

اس کا پیٹ اس سے بہترین کھانے مانگتا--- بہترین پھل مانگتا--- بہترین مشروبات طلب کرتا--- بہترین مٹھائیوں کا تقاضا کرتا---

پیٹ کے حرص نے اس کا جینا دوبھر کر رکھا تھا--- پیٹ کی خواہشات اس کے گلے کا پھندا بن گئی تھیں--- !!!

لیکن وہ غریب تھا--- اس کے گھر میں غربت کے اژدھا کی حکمرانی تھی--- خواہشات کا ہجوم غربت کی پتھریلی چٹان سے سر ٹکرا کر واپس ہو جاتا--- وہ لڑکپن کی دہلیز عبور کر کے جوانی کے آنگن میں داخل ہو چکا تھا--- لیکن وہ کسی روزگار پر نہیں تھا--- کیونکہ چار پانچ جماعتیں پڑھنے کے بعد وہ سکول سے بھاگ گیا تھا---

ہنر وہ کوئی جانتا نہیں تھا--- فارغ ہونے کی وجہ سے وہ سارا دن گاؤں میں آوارہ گردی کرتا---

گھر آتا تو باپ کی سرخ سرخ آنکھیں اپنے دامن میں جھڑکیاں لیے اس کی منتظر ہوتیں جو اس کے دل سے آرپار ہو جاتیں--- بڑی بھابی اس پر طعن و تشنیع کے تیروں کی مشق کرتی--- اہل محلہ اسے مذمت بھری نگاہوں سے دیکھتے--- لیکن اس پر ان چیزوں کا کوئی اثر نہ ہوتا---

وہ صبح و شام خیالوں کی دنیا میں محو پرواز رہتا--- وہ اپنے خیالوں کی دنیا میں دیکھتا کہ وہ اپنے کمرے میں بیٹھا ہے--- اچانک اس کے سامنے دسترخوان بچھ جاتا ہے--- طرح طرح کے کھانے اپنی بہار دکھا رہے ہیں--- جس سے اس کے دل کی وادی میں بھی بہار آ گئی ہے--- وہ کھانوں پہ ٹوٹ پڑتا ہے اور دسترخوان کا صفایا کر

دیتا ہے---- رات کو وہ پھر خیالی محفل سجاتا ہے---- طلسمی دسترخوان بچھتا ہے اور ساتھ ہی اس کا پیٹ دسترخوان پر بچھ بچھ جاتا ہے---- اور بھرپورے دسترخوان کے خوان اس کے پیٹ میں یوں آگرتے ہیں جیسے سمندر میں دریا----!!!

اک دن وہ انہی خیالات کا مینا بازار سجائے بیٹھا تھا---- اچانک اس کے دل نے ایک کروٹ لی--- اس نے سوچا کہ میرے یہ سارے خیالات ریت کے گھروندے ہیں جنہیں میں بنا بنا کر توڑتا رہتا ہوں---- اب مجھے ان خواہشات کو عملی جامہ پہنانا چاہیے---- اس نے ذہن میں منصوبہ بندی مکمل کر لی---- پھر وہ ایک دن اپنے باپ کی ۷۰۰ روپے کی خطیر رقم لے کر گھر سے بھاگ گیا---- ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کی سیر کی---- اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے کھائے اور پرانے ارمانوں کو جی بھر کر پورا کیا---- اپنے اعزاز میں آپ ضیافتیں دیں---- آپ ہی مہمان خصوصی بنا اور خصوصی طاقت کے ساتھ ساری ضیافتیں اکیلا ہی کھاتا رہا۔

چند دن مزے اڑانے کے بعد جب پیسے ختم ہوگئے تو مجبوراً گھر کی راہ لی---- باپ نے بہت سرزنش کی لیکن وہ تو پیسے ہضم کر چکا تھا---- ہوٹلوں کے دل بہار کھانے' کھانے کے بعد گھر کی روکھی پھیکی اسے ایک آنکھ نہ بھاتی---- پیٹ پھر انہیں کھانوں کا تقاضا کرتا---- پیٹ کی آواز پر لبیک کہتا ہوا وہ ایک دن پھر گھر سے بھاگ گیا اور سیالکوٹ ایک دوست کے پاس جا پہنچا---- اور پھر دوست کے توسط سے سیالکوٹ کی کچہری میں بطور منشی ملازم ہوگیا--- لیکن تنخواہ قلیل تھی اور پیٹ کے تقاضے طویل تھے---- پیٹ کی بڑھتی ہوئی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اس نے رشوتیں لینا شروع کر دیں---- لیکن پھر بھی پیٹ کا جہنم نہ بھرا---- وہ تنخواہ اور رشوت کے پیسوں کے باوجود پیٹ کے ہاتھوں پریشان رہتا----

عدالت میں اس کے پاس کچھ پادری آتے تھے---- چند ملاقاتوں کے بعد جب پادریوں سے اس کی اچھی شناسائی ہوگئی--- تو ایک دن پادریوں نے ایک جگہ اس کی پرتکلف دعوت کی---- کھانا کھانے کے بعد پادریوں نے اس سے کہا کہ ہمیں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے ایک لمبے عرصہ سے ایک جھوٹے نبی کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری نگاہ انتخاب نے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ ہم نے کچھ اور لوگوں کو

بڑے بڑے مالی فائدے دیتے ہوئے اس کام کی بابت کہا لیکن وہ بیچارے تو دعویٰ نبوت کا سوچ کر ہی تھر تھر کانپنے لگتے ہیں۔ آپ اس سلسلہ میں بہادر اور دلیر آدمی ہیں۔ ہم درست جگہ پر پہنچے ہیں اور ہمارا انتخاب درست ہے----

"لیکن میں تو زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں"۔ اس نے کہا۔

"پڑھنے لکھنے والا کام کرنے کے لیے ہم آپ کو اپنے آدمیوں کی ایک پوری ٹیم دیں گے۔ اس کے علاوہ آپ کی ہر خواہش پوری ہوگی۔ آپ کے گھر کو سیم و زر سے بھر دیا جائے گا۔ آپ کو نوکری سے فارغ کر کے گھر بھیج دیا جائے گا اور آپ وہاں جا کر دعویٰ نبوت کر دیں گے---- باقی ہم جانیں اور ہمارا کام"۔ انہوں نے جواب دیا۔

"مجھے کچھ سوچنے کی مہلت دیں"۔ اس نے کہا

"ٹھیک ہے۔ آپ کل تک سوچ لیں اور کل ہمیں اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیں کیونکہ ہمیں اوپر حکومت برطانیہ کو رپورٹ کرنی ہے"۔ انہوں نے کہا۔

اگلے دن وہ سوچنے بیٹھا---- تو دل نے تھوڑی سی مزاحمت کی---- اور اس سے کہا کہ کیوں پیٹ کی خاطر ایمان بیچ رہا ہے---- لیکن پیٹ نے اپنے بھاری بھرکم وجود کے ساتھ ننھے منے دل کو دبوچ لیا اور اس کا گلا گھونٹ کر اسے ہمیشہ کی نیند سلا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دعویٰ نبوت کرنے کا فیصلہ کر لیا----!!!

وہ نوکری چھوڑ کر گھر آگیا---- دعویٰ نبوت کے ساتھ ہی اس کے گھر میں دولت کی ریل پیل ہوگئی---- بے عقل مریدوں کے جمگھٹے لگ گئے---- نذرانوں اور تحائف کا سلسلہ شروع ہوگیا---- اور اس کے پیٹ کی خواہشات پوری ہونے لگیں---- وہ اپنے مریدوں کے گھروں میں پھرتا---- دعوتیں اڑاتا' ضیافتیں کرواتا' دسترخوان اجاڑتا' ایک شہر سے دوسرے شہر حملہ آور ہوتا---- اس کے پیٹ کے جہنم کا ایندھن کیا تھا---- اس کی تفصیل پیش خدمت ہے---- آپ بھی پڑھئے اور سوچئے کہ وہ کیسا ذلیل و رذیل شخص تھا جس نے فقط پیٹ کی خاطر اپنا ایمان بیچ دیا۔ شاید آپ اس کا نام سننے کے لیے بیتاب ہوں تو سنئے اس کا نام تھا

"مرزا غلام احمد قادیانی"

پرندے کا گوشت : "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کھانوں میں سے پرندہ کا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے"۔ (سیرت المہدی' جلد اول' ص۵۰' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

انہی چسکوں کو پورا کرنے کے لیے تو نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ (ناقل)

شکار اور گوشت : "حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کو پرندوں کا گوشت پسند تھا اور بعض دفعہ بیماری وغیرہ کے دنوں میں بھائی عبدالرحیم صاحب کو حکم ہوتا تھا کہ کوئی پرندہ شکار کر کے لائیں"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص۹۶' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

مرید پرندوں کے شکاری--- پیر ایمان کا شکاری (ناقل)

بٹیرے : "شروع شروع میں بٹیرے بھی کھاتے تھے لیکن جب طاعون کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے اس کا گوشت کھانا چھوڑ دیا کیونکہ آپ فرماتے تھے کہ اس میں طاعونی مادہ ہوتا ہے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص۵۰ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

کیا طاعونی سلسلہ سے پہلے بٹیر میں طاعونی مادہ نہیں تھا؟ (ناقل)

ناشتہ : "ناشتہ باقاعدہ نہیں کرتے تھے۔ ہاں عموماً صبح کو دودھ پی لیتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کہ کیا آپ کو دودھ ہضم ہو جاتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ہضم تو نہیں ہوتا تھا مگر پی لیتے تھے۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص۵۰' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یعنی کافی ڈھیٹ تھا (ناقل)

دودھ : "دودھ کا استعمال آپ اکثر رکھتے تھے اور سوتے وقت تو ایک گلاس ضرور پیتے تھے اور دن کو بھی پچھلے دنوں میں زیادہ استعمال فرماتے تھے کیونکہ یہ معمول ہو گیا تھا کہ ادھر دودھ پیا اور ادھر دست آ گیا' اس لیے بہت ضعف ہو جاتا تھا۔ اس کے دور کرنے کو دن میں تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا دودھ طاقت قائم

کرنے کو پی لیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

دودھ پینے سے تو دست لگ جاتے ہیں۔ یہ دست آنے کے بعد پھر دودھ پی لیتا تھا! اور کہتا تھا کہ میں خاندانی حکیم ہوں (ناقل)

پکوڑے : "والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ پکوڑے بھی حضرت صاحب کو پسند تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۵۰' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اب تو جہنم کی آگ میں خود بھی پکوڑا بن گیا ہوگا (ناقل)

کرارے پکوڑے : "میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۱۸۱' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

بدتمیز کہیں کا (ناقل)

سکنجبین : "ایک زمانے میں سکنجبین کا شربت بہت استعمال فرمایا تھا مگر پھر چھوڑ دی"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۵۰' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اسی لیے اکثر سینہ درد' کھانسی اور نمونیہ کی شکایت رہتی تھی لیکن جو چیز زیادہ تکلیف دیتی تھی وہ زیادہ پیتا تھا۔ کھوپڑی جو الٹی تھی۔ (ناقل)

مکئی : "کبھی کبھی مکی کی روٹی بھی پسند کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۵۱' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اس دن روٹی گھر کھاتا ہوگا (ناقل)

چائے : "ایک زمانہ میں آپ نے چائے کا بہت استعمال فرمایا تھا مگر پھر چھوڑ دی"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۵۱' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

پھر شراب جو شروع کر دی تھی (ناقل)

طریقہ طعام: "کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے جاتے تھے۔ کچھ کھاتے تھے کچھ چھوڑ دیتے تھے۔ کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت سے ریزے اٹھتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص۵۱' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

کیا کوئی قادیانی یہ برداشت کرے گا کہ اس کا بیٹا اس طرح رزق کا ستیاناس کرے اور مہنگائی کے دور میں اتنا آٹا برباد کرے؟ (ناقل)

وقت طعام: "کھانے کا وقت بھی کوئی خاص مقرر نہیں تھا۔ صبح کا کھانا بعض اوقات بارہ بارہ ایک ایک بجے بھی کھاتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص۵۱' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

صبح دو تین سیر دودھ پی لیتے ہوں گے--- شکم پرور اتنی دیر تو بھوکا نہیں رہ سکتا۔ (ناقل)

پانی: "گرمی کے موسم میں کنویں سے پانی نکلوا کر ڈول سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص۱۸۱' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یعنی سارے کنویں کا پانی جھوٹا کرتا تھا-- مرتد کہیں کا! (ناقل)

کون سا کھانا: "اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتا لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۵۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

محمدی بیگم کے عشق نے جو مت ماردی تھی۔ (ناقل)

سالم مرغ: "سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔ چنانچہ ہوشیار پور جاتے ہوئے ہم مرغ پکوا کر ساتھ لے گئے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص۱۸۱' مصنفہ مرزا

بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

تم مرغ نہ پکواتے تو مرزا قادیانی نے سفر ہی نہیں کرنا تھا۔ (ناقل)

مونگرے گوشت: "مولی کی چٹنی اور گوشت میں مونگرے بھی آپ کو پسند تھے"۔ (سیرت المہدی، حصہ اول، ص۱۸۱، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کہ امور خانہ داری کی کوئی کتاب پڑھ کر کھانے پکواتا تھا۔ (ناقل)

بھنی ہوئی بوٹیاں: "گوشت کی خوب بھنی ہوئی بوٹیاں بھی مرغوب تھیں"۔ (سیرت المہدی، حصہ اول، ص۱۸۱، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اور اب قبر کے کیڑوں کو اس کی بوٹیاں بہت مرغوب ہیں۔ (ناقل)

میٹھے چاول: "میٹھے چاول، گڑ یا قند سیاہ میں پکے ہوئے پسند فرماتے تھے"۔ (سیرت المہدی، حصہ اول، ص۱۸۲، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

ویسے خود تو بڑا کڑوا تھا۔ (ناقل)

○ "اور میٹھے چاول تو خود کہہ کر پکوا لیا کرتے تھے مگر گڑ کے اور وہی آپ کو پسند تھے"۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم، ص۱۳۲، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

ذیابیطس کا پرانا مریض اور گڑ کے چاول! بڑا بدپرہیز تھا تو! (ناقل)

ساگ: "پچھلے دنوں میں جب آپ گھر میں کھانا کھاتے تھے تو آپ اکثر صبح کے وقت مکی کی روٹی اکثر کھایا کرتے تھے اور اس کے ساتھ کوئی ساگ یا صرف لسی کا گلاس یا کچھ مکھن ہوا کرتا تھا"۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم، ص۱۳۱، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

دیکھا اپنے گھر میں کتنا سادہ کھانا کھاتا تھا۔ عیاشی تو مریدوں کے گھر ہوتی تھی۔ (ناقل)

کھانے پینے میں رکاوٹ : "کبھی کبھی آپ پانی کا گلاس یا چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ابتدائی عمر میں دائیں ہاتھ میں ایسی چوٹ لگی تھی کہ اب تک بوجھل چیز اس ہاتھ سے برداشت نہیں ہوتی"۔
(سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۱' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

نصرت جہاں بیگم سے شادی کرتے وقت سسرال کو بھی اپنا یہ نقص بتایا تھا؟ وہاں تو خضاب لگا کر گئے تھے۔ (ناقل)

کیا کھایا : "بارہا آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ کیا پکا تھا اور ہم نے کیا کھایا"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۱' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

کیونکہ اس کے بعد اگلے کھانے کی فکر ہوتی تھی۔ (ناقل)

ڈبل روٹی' بسکٹ : "ڈبل روٹی چائے کے ساتھ یا بسکٹ اور بکرم بھی استعمال فرما لیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

دستوں کے دوران یہ نسخہ استعمال کرتا ہوگا وہیں ان چیزوں سے مرزا قادیانی کا کیا بنتا ہوگا۔ (ناقل)

ولایتی بسکٹ : "ولایتی بسکٹوں کو بھی جائز فرماتے تھے۔ اس لیے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس میں چربی ہے کیونکہ بنانے والے کا اعادہ تو ممکن ہے پھر ہم ناحق بدگمانی اور شکوک میں کیوں پڑیں"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

جب ولایتی نبوت کو جائز کہہ دیا تو ولایتی بسکٹ کیا چیز ہیں؟ (ناقل)

شیرمال : "علاوہ ان روٹیوں کے آپ شیرمال کو بھی پسند فرماتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

مال سے تو عشق تھا اور اگر مال کے ساتھ شیر بھی لگا ہو تو کیا کہنے! (ناقل)

باقرخانی کلچے : "اور باقرخانی کلچہ وغیرہ غرض جو جو اقسام روٹی کے سامنے آجایا کرتے تھے آپ کسی کو رد نہ فرماتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یعنی سب کچھ رگڑ جاتے تھے۔ (ناقل)

مکی کی روٹی : "مکی کی روٹی بہت مدت آپ نے آخری عمر میں استعمال فرمائی کیونکہ آخری سات آٹھ سال سے آپ کو دستوں کی بیماری ہوگئی تھی اور ہضم کی طاقت کم ہوگئی تھی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

ہضم کی طاقت تو کم ہوگئی تھی لیکن کھانے کی طاقت بڑھتی ہی گئی۔ (ناقل)

گوشت : "گوشت آپ کے ہاں دو وقت پکتا تھا مگر دال آپ کو گوشت سے زیادہ پسند تھی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

پسند دال تھی--- لیکن دونوں وقت پکتا گوشت تھا--- عجیب پسند تھی؟ (ناقل)

مرغ کا کباب : "مرغ کا گوشت ہر طرح کا آپ کھا لیتے تھے۔ سالن ہو یا بھنا ہوا کباب ہو' یا پلاؤ۔ مگر اکثر ایک ہی ران پر گزارہ کر لیتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یہ بھی تو بتاؤ کہ تمہارا مرزا قادیانی کیا نہیں کھاتا تھا؟ (ناقل)

پلاؤ : "پلاؤ بھی آپ کھاتے تھے مگر ہمیشہ نرم اور گداز اور گلے ہوئے چاولوں کا"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۲' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

چاول تو نرم و گداز کھاتا تھا لیکن خود پتھر دل تھا۔ (ناقل)

فیرنی : "عمدہ کھانے یعنی کباب' مرغ پلاؤ یا انڈے اور اسی طرح فیرنی میٹھے چاول وغیرہ تب ہی آپ کہہ کر پکوایا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم'

ص ۱۳۳‘ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

گھر میں نہیں--- مریدوں کے گھروں میں۔ (ناقل)

مکھن ملائی : "دودھ ‘ بالائی‘ مکھن یہ اشیاء بلکہ بادام روغن تک صرف قوت کے قیام اور ضعف کے دور کرنے کو استعمال فرماتے تھے"۔ (سیرت المہدی‘ حصہ دوم‘ ص ۱۳۳‘ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کسی رستم زماں کی خوراک ہے۔ (ناقل)

برف : "دن کے کھانے کے وقت پانی کی جگہ گرمی میں آپ لسی بھی پی لیا کرتے تھے اور برف موجود ہو تو اس کو بھی استعمال فرما لیتے تھے"۔ (سیرت المہدی‘ حصہ دوم‘ ص ۱۳۴‘ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

ملکہ کے لاڈلے نبی کو اس زمانے میں بھی برف مل جاتی تھی۔ (ناقل)

الائچی - بادام : "ان چیزوں کے علاوہ شیرۂ بادام بھی گرمی کے موسم میں جس میں چند دانہ مغز بادام اور چند چھوٹی الائچیاں اور کچھ مصری پیس کر چھنکر پڑتے تھے‘ پیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی‘ حصہ دوم‘ ص ۱۳۴‘ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اور اس کے بعد اکھاڑے جاتا تھا۔ (ناقل)

یخنی : "کبھی کبھی رفع ضعف کے لیے آپ کچھ دن متواتر یخنی گوشت یا پاؤں کی پیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی‘ حصہ دوم‘ ص ۱۳۴‘ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یہ تو بتاؤ اتنا خرچہ کہاں سے کرتا تھا؟ (ناقل)

پھل : "میوہ جات آپ کو پسند تھے اور اکثر خدام بطور تحفہ کے لایا بھی کرتے تھے۔ گاہے بگاہے خود بھی منگوا لیتے تھے۔ پسندیدہ میووں میں سے آپ کو انگور‘ بمبئی کا کیلا‘ ناگپوری سنگترے‘ سیب‘ سردے اور سردلی آم زیادہ پسند تھے۔ باقی میوے بھی گاہے بگاہے جو آتے رہتے تھے کھا لیا کرتے تھے۔ گنا بھی آپ کو پسند تھا"۔

یعنی محمدی بیگم کی طرف۔ (ناقل)

افیم: "حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے تریاق الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بنائی اور اس کا ایک بڑا جز افیون تھا اور یہ دوا کس قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (حکیم نور الدین) کو حضور چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دردوں کے وقت استعمال کرتے رہے"۔ (مضمون میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان، جلد ۱۷، نمبر ۶، مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

اسی لیے تو پتہ نہیں چلتا تھا کہ کیا کھایا؟ (ناقل)

سنکھیا: "جب مخالفت زیادہ بڑھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط موصول ہونے شروع ہوئے تو کچھ عرصے تک آپ نے سنکھیا کے مرکبات استعمال کیے تاکہ خدانخواستہ آپ کو زہر دیا جائے تو جسم میں اس کے مقابلے کی طاقت ہو"۔ (ارشاد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان، مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

اتنی خوراک کھا کر بھی اتنا بزدل تھا۔ (ناقل)

شراب: "محبی اخویم، حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام- مرزا غلام احمد عفی عنہ (خطوط امام بنام غلام، ص۵، از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی)

قادیانیو! اسے پڑھ کر ہی توبہ کر لو۔ (ناقل)

○ ٹانک وائن کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں۔ حسب ارشاد پلومر کی

(سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

لگتا ہے بیوقوف مریدوں نے اپنی جیبیں اجاڑ کر مرزے کے گھر کو فروٹ کی دکان بنا دیا تھا۔ (ناقل)

بوتلیں: "زمانہ موجودہ کے ایجادات مثلاً برف اور سوڈا لیمونڈ جنجر وغیرہ بھی گرمی کے دنوں میں پی لیا کرتے تھے بلکہ شدت گرمی میں برف بھی امرتسر' لاہور سے خود منگوا لیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۴' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اب تو جہنم کا کھولتا ہوا پانی ہی ملتا ہو گا۔ (ناقل)

مٹھائیاں: "بازاری مٹھائیوں سے بھی آپ کو کسی قسم کا پرہیز نہ تھا نہ اس بات کی پرچول تھی کہ ہندو کی ساختہ ہے یا مسلمانوں کی۔ لوگوں کی نذرانہ کے طور پر آوردہ مٹھائیوں میں سے بھی کھا لیتے تھے اور خود بھی روپیہ دو روپیہ کی مٹھائی منگوا کر رکھتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

تو اتنا کھاتا کیسے تھا؟ (ناقل)

زائد مال: "بارہا ایسا بھی ہوا کہ آپ کے پاس تحفہ میں کوئی چیز کھانے کی آئی یا خود کوئی چیز آپ نے ایک وقت منگوائی پھر اس کا خیال نہ رہا اور وہ صندوق میں پڑی پڑی سڑ گئی یا خراب ہو گئی اور اسے سب کا سب پھینکنا پڑا"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

جب مال کثرت سے آتا ہو تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ (ناقل)

تحائف: "ان اشیاء میں سے اکثر چیزیں تحفہ کے طور پر خدا کے وعدوں کے ماتحت آتی تھیں اور بارہا ایسا ہوا کہ حضرت صاحب نے ایک چیز کی خواہش فرمائی اور وہ اس وقت کسی نووارد یا مرید بااخلاص نے لا کر حاضر کر دی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۳۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اور خدائی وعدوں کے مطابق آئی ہوئی چیزیں کھا کر تمہیں ہیضہ ہوا تھا اور تم باخلاص مرید کے گھر کی لیٹرین میں مرے تھے۔ (ناقل)

پان : "پان البتہ کبھی کبھی دل کی تقویت یا کھانے کے بعد منہ کی صفائی کے لیے یا کبھی گھر میں سے پیش کر دیا گیا تو کھا لیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

کیا سین ہو گا جب ایک آنکھ بند کر کے پان چباتا ہو گا؟ (ناقل)

مرغی اور پراٹھا : "رمضان کی سحری کے لیے آپ کے لیے سالن یا مرغی کی ایک ران اور فرنی عام طور پر ہوا کرتے تھے اور سادہ روٹی کی بجائے ایک پراٹھا ہوا کرتا تھا"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۶' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اور دوپہر کو روزہ توڑ دیتا تھا۔ (ناقل)

عنبر۔ مشک : "سر کے دورے اور سردی کی تکلیف کے لیے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ نہایت اعلیٰ قسم کا منگوایا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص۱۳۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

ملکہ سے لمبا مال جو آتا تھا۔ (ناقل)

قلفہ : "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ دودھ کی برف کی مشین جس میں قلفہ یا صندوقچی کی برف بنائی جاتی ہے' خرید کر منگائی اور اس میں گاہے گاہے برف بنائی جاتی تھی۔ ایک دن ایک برف بنانے والی کی بے احتیاطی اور زیادہ آگ دینے کی وجہ سے وہ پھٹ گئی اور تمام گھر میں ایمونیا کے بخارات ابر کی طرح پھیل گئے اور اس کی تیزی سے لوگوں کی ناکوں اور آنکھوں سے پانی جاری ہو گیا مگر کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا"۔ (سیرت المہدی' حصہ سوم' ص۲۵۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

نقصان کس بات کا--- ملکہ نے اور بھیج دی ہوگی اپنے "نبی" کو! (ناقل)

ہندوؤں کی مٹھائیاں : "ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوؤں کے ہاں کا کھانا کھا پی لیتے تھے اور اہل ہنود کا تحفہ از قسم شیرینی وغیرہ بھی قبول فرمالیتے تھے اور کھاتے بھی تھے۔ اسی طرح بازار سے ہندو حلوائی کی دکان سے بھی اشیائے خوردنی منگواتے تھے۔ ایسی اشیاء اکثر نقد کی بجائے ٹوبنو کے ذریعہ سے آتی تھیں۔ یعنی ایسے رقعہ کے ذریعہ جس پر چیز کا نام اور وزن اور تاریخ اور دستخط ہوتے تھے۔ مہینہ کے بعد دکاندار ٹوبنو بھیج دیتا اور حساب کا پرچہ ساتھ بھیجتا۔ اس کو چیک کر کے آپ حساب ادا کر دیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ سوم' ص۲۷۷- ۲۷۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

یقین تو نہیں آتا کہ مرزا قادیانی ادھار کی رقم چکا دیتا ہوگا۔ (ناقل)

گڑ کے ڈھیلے : "آپ کو (یعنی مرزا قادیانی کو) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اس جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے"۔ (مرزا صاحب کے حالات مرتبہ معراج الدین عمر قادیانی تتمہ براہین احمدیہ' جلد اول' ص۶۷)

اور یہ بات مشہور تھی کہ مرزا قادیانی گڑ سے استنجا کر لیتا ہے اور مٹی کے ڈھیلے منہ میں ڈال لیتا ہے۔ (ناقل)

کھانا اور دھیان : "بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتا نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اس طرف لگا ہوتا ہے"۔ (ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان' جلد۵' نمبر۴۰' منقول از کتاب منظور الٰہی' ص۳۴۹' مولفہ محمد منظور الٰہی قادیانی)

دکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ملا۔

"ٹانک وائن ایک قسم طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ۸ ہے۔ (۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء) (سودائے مرزا' ص۳۹' حاشیہ مصنفہ حکیم محمد علی پرنسپل طبیہ کالج امرتسر)

مرزا قادیانی کھانوں کا اتنا شوقین تھا کہ اسے خواب میں بھی کھانے پینے کی چیزیں نظر آتی تھیں۔ بطور نمونہ چند خواب ملاحظہ فرمایئے اور سوچئے کہ وہ کس قسم کا انسان تھا۔

○ "فرمایا' رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آم ہے جسے میں نے تھوڑا سا چوسا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ تین پھل ہیں جب کسی نے پوچھا کہ کیا پھل ہیں' تو کہا کہ ایک آم ہے' ایک طوبیٰ اور ایک اور پھل ہے"۔ (تذکرہ' ص۴۷۷)

صبح اٹھا تو خالی ہاتھ تھا۔ (ناقل)

○ "فرمایا' ایک خوان میرے آگے پیش ہوا ہے۔ اس میں فالودہ معلوم ہوتا ہے اور کچھ فیرنی بھی رکابیوں میں ہے۔ میں نے کہا کہ چمچہ لاؤ تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا سوائے فیرنی اور فالودہ کے"۔ (تذکرہ' ص۴۸۲)

مسٹر انگریزی چمچے! تمہارے ہوتے ہوئے چمچے کی کیا ضرورت تھی۔ (ناقل)

○ "دیکھا کہ دو پیاز ہاتھ میں ہیں اور پھر آپ کو ایک کوٹھا پیازوں کا دکھایا گیا مگر اس کوٹھے کو کسی نے ایسی لات ماری کہ وہ اندر ہی اندر غرق ہو گیا"۔ (تذکرہ' ص۵۰۶)

جو ہاتھ میں تھے وہ بچے کہ نہیں؟ (ناقل)

○ "اور دیکھا کہ ایک ٹوکرا انگوروں کے ڈبوں کا بھرا ہوا آیا ہے"۔ (تذکرہ' ص۵۰۷)

کھٹے تھے یا میٹھے؟ (ناقل)

○ "فرمایا' رویا میں کسی نے بیروں کا ایک ڈھیر چارپائی پر لا کر رکھ دیا ہے"۔ (تذکرہ' ص۵۱۳)

بلی کو چھچھڑوں کے خواب۔ (ناقل)

○ "رویا۔ کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے"۔ (تذکرہ' ص۵۷۰)

کبھی تو نے بھی کسی کے ہاتھ پر کچھ رکھا تھا؟ (ناقل)

○ "فرمایا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تھوڑے چنے بھنے ہوئے سفید ہیں اور ان کے ساتھ منقہ بھی ہے"۔ (تذکرہ' ص۵۷۵)

مونگ پھلی' پوڑیاں اور ملوک بھی ساتھ ہی پڑے ہوں گے۔ (ناقل)

○ "خواب میں گنا دکھائی دیا"۔ (تذکرہ' ص۵۷۶)

مبارک ہو۔ (ناقل)

○ "ایک انڈہ میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا"۔ (تذکرہ' ص۶۴۵)

تم نے کون سا خود خریدا ہوگا۔ (ناقل)

○ "آپ نے ایک بار خواب میں نہایت خوش نما برفی ایک ڈبہ میں دیکھی۔ (مکاشفات' ص۳۷)

یہ خواب کسی مرید کو سنایا ہوگا اور وہ بے وقوف خواب پورا کرنے کے لیے برفی کا ڈبہ لے آیا ہوگا۔ (ناقل)

○ "کشفی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے اور اس کشف کا غلبہ اس قدر تھا کہ میں اٹھا کہ بادام لوں"۔ (تذکرہ' ص۲۴)

اور کف افسوس ملتے رہ گیا۔ (ناقل)

○ "پیٹ پھٹ گیا"۔ (البشریٰ' جلد سوم' ص۱۹)

ہم نہ کہتے تھے کہ کم کھایا کرو۔ (ناقل)

مرزا قادیانی کا پیٹ کا دھندا یونہی چلتا رہا۔ وہ کھانوں کا کشت و خون کرتا رہا۔ مریدوں کی جیبیں اجڑتی رہیں اور دسترخوان لٹتے رہے۔ حریص مرزا قادیانی کھانوں پر یوں لپکتا جیسے بھوکی بلی چوہے پر لپکتی ہے۔ ایک دن لاہور میں اس کے ایک مرید نے اسے رات کے کھانے کی دعوت دی جسے اس نے جھٹ قبول کر لیا۔ رات کو عین وقت پر مرید کے گھر جا پہنچا۔ خوبصورت دسترخوان پر اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے اپنی

خوشبوئیں بکھیر کر کیف و مستی کی فضا پیدا کر رہے تھے۔ کھانوں کی خوشبوئیں مرزا قادیانی کے سیاہ قلب کو گدگدانے لگیں اور وہ کھانوں کے سامنے یوں جھومنے لگا جیسے بین کے سامنے سانپ جھومتا ہے۔ ایک لمبا سانس لینے کے بعد مرزا قادیانی کھانوں پر ٹوٹ پڑا اور دسترخوان پر چنے ہوئے کھانے دسترخوان سے اس کے پیٹ کے بحیرہ مردار میں منتقل ہونے لگے۔ چند منٹ کے بعد دسترخوان خالی اور اس کے پیٹ کا بحیرہ مردار تلاطم خیز تھا۔ وہ اتنا کھا چکا تھا کہ اس سے چلا بھی نہ جاتا تھا۔ بڑی مشکل سے وہ کمرے میں اپنے بستر پر پہنچا اور خراٹے لینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ہیضے نے شب خون مارا اور دستوں کی یلغار شروع ہوگئی۔ بستر سے لیٹرین اور لیٹرین سے بستر تک کی دوڑ لگ گئی۔ لیکن جلد ہی مسلسل دستوں نے ٹانگوں سے جان نکال لی اور اس کا لیٹرین تک پہنچنا مشکل ہوگیا۔ لہٰذا بستر کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہونے لگا۔ تھوڑی دیر میں کمرہ غلاظت سے بھر گیا۔ آخر ایک زوردار دست آیا جس سے مرزا قادیانی کی آنکھیں پلٹ گئیں اور نتھنے پھیل گئے اور وہ دھڑام سے غلاظت پر گرا اور لت پت ہوگیا۔ اور اس کے ساتھ ہی "پنجابی نبی" کی "انگریزی روح" پرواز کر گئی۔

بعد از موت بھی منہ اور مقعد دونوں راستوں سے غلاظت بہہ رہی تھی۔ اس کا حریص پیٹ جس کے لیے اس نے اپنا ایمان بیچا تھا وہی پیٹ اس کی زندگی کے خاتمے کا بھی سبب بنا۔ وہ زبان جس کی خواہشات پوری کرنے کے لیے وہ مرتد ہوا تھا اب کھلے ہوئے منہ سے باہر جھانک رہی تھی اور غلاظت میں لتھڑا ہوا اس کا متعفن لاشہ جسے اس نے اعلیٰ غذاؤں سے پالا تھا اپنی زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہو

"دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں"۔ (الحدیث)